بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 13 مئی 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور کے فتنے اور اُن کے خلاف مہمات کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کی بطاح کے علاقے کی جانب مالک بن نویرہ کی طرف پیش قدمی کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ مالک بن نویرہ کا تعلق بنو تمیم کی ایک شاخ بنو یربوع سے تھا۔ اس نے 9 ہجری میں اپنی قوم کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ اپنی قوم کے سرداروں میں سے ایک تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے قبیلے کی زکوٰۃ کے اموال وصول کرنے کی ڈیوٹی سپرد کرتے ہوئے عاملِ زکوٰۃ کے عہدے پر مقرر کیا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب میں ارتداد اور بغاوت کی لہر اٹھی تو مالک بن نویرہ بھی مرتد ہو گیا اور ایک طرف تو اس نے اپنے قبیلے کے اُن مسلمانوں کو قتل کیا جو زکوٰۃ کی فرضیت کے ساتھ ساتھ اسے مدینہ بھجوانے کے بھی قائل تھے جبکہ دوسری طرف نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والی باغیہ سجاح کے ساتھ شامل ہو گیا جو ایک بہت بڑا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے آئی تھی۔

سجاح قبیلہ بنو تمیم سے تعلق رکھتی تھی اور اپنے مسیحی قبیلہ اور خاندان کی بنا پر مسیحیت کی اچھی خاصی عالم عورت تھی۔ سجاح نے مالک کے علاوہ بنو تمیم کے دوسرے سرداروں کو بھی مصالحت کی دعوت دی لیکن وکیع کے سوا کسی نے یہ دعوت قبول نہیں کی۔ سجاح نے مالک و وکیع اور اپنے لشکر کے ہمراہ دوسرے سرداروں پر دھاوا بول دیا۔ گھمسان کی جنگ ہوئی، جانبین کے کثیر تعداد میں آدمی قتل ہوئے لیکن کچھ ہی عرصے کے بعد مالک اور وکیع نے اپنی غلطی محسوس کرنے پر دوسرے سرداروں سے مصالحت کر لی اور اس طرح قبیلہ تمیم میں امن قائم ہو گیا۔ سجاح نے بنو تمیم سے بوریا بستر اٹھایا اور مدینہ کی جانب کوچ کر دیا۔ نباج کی بستی میں پہنچ کر اوس بن خزیمہ سے اس نے شکست کھائی جس کے بعد مدینہ کی طرف پیش قدمی نہ کرنے کی شرط پر اس کی جاں بخشی ہوئی۔ پھر یہ اپنے لشکر کے ہمراہ یمامہ پہنچی۔

یمامہ میں مسیلمہ نے سجاح کو اپنا ہمنوا بنانے کے لیے اس سے شادی کر لی۔ مسیلمہ نے مہر کی مد میں اس کی خاطر عشاء اور فجر کی نمازوں میں تخفیف کر دی۔ بعد ازاں یمامہ کی زمینوں کی لگان کی نصف آمد سجاح کو دینے پر تصفیہ طے پایا۔ بعض کے نزدیک سجاح نے حضرت عمرؓ کے زمانے میں اسلام قبول کیا یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہؓ نے قحط والے سال اسے اس کی قوم کے ساتھ بنو تمیم میں بھیج دیا جہاں وہ وفات تک مسلمان ہونے کی حالت میں مقیم رہی۔

حضرت ابو بکرؓ کے حکم پر جب حضرت خالدؓ مالک بن نویرہ سے مقابلے کے لیے بطاح آئے تو انہوں نے مختلف فوجی دستے اِدھر اُدھر روانہ کیے کہ جہاں پہنچیں اسلام کی دعوت دیں۔ جو جواب نہ دے اُسے گرفتار کریں اور جو مقابلہ کرے اُسے قتل کر دیں۔ ایک دستہ مالک بن نویرہ کے ساتھ بنو ثعلبہ بن یربوع کے چند آدمی عاصم، عبید، عرین اور جعفر کو گرفتار کر لایا۔ اس دستے میں ان لوگوں کے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے پر اختلاف شہادت کی

وجہ سے حضرت خالدؓ نے ان لوگوں کو قید کر دیا۔ شدید سردی کی وجہ سے حضرت خالدؓ نے حکم دیا'' :ادفئوا اسراکم ''یعنی اپنے قیدیوں کو گرم کرو۔ لیکن سپاہیوں نے مقامی محاورے کے اعتبار سے سمجھا کہ قتل کرو۔ اس لیے انہوں نے ان سب کو قتل کر ڈالا۔

تاریخ طبری میں مذکور ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے عرض کیا کہ خالدؓ ایک مسلمان کے خون کا ذمہ دار ہے اس لیے اسے قید کر دیا جائے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ خالد بن ولیدؓ سے اجتہادی غلطی ہوئی ہے لہٰذا اس معاملے میں خاموشی اختیار کرو اور حضرت ابو بکرؓ نے مالک کا خون بہا ادا کر دیا۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کے متعلق ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ آپؓ نے دوران جنگ مالک بن نویرہ کی بیوی لیلیٰ بنتِ منہال سے شادی کی اور عدت گزرنے کا بھی انتظار نہیں کیا۔ علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ جب لیلیٰ بنت منہال حلال ہو گئی تو حضرت خالدؓ نے اُس سے شادی کی۔ علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ امّ تمیم نے تین مہینے گزار کر اپنی عدت پوری کی اور پھر حضرت خالدؓ کی طرف سے نکاح کا پیغام اُس نے قبول کر لیا۔ حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی لکھتے ہیں کہ مالک بن نویرہ نے اس عورت کو ایک عرصے سے طلاق دے رکھی تھی اور جاہلیت کی پائیداری میں اسے یوں ہی گھر میں ڈال رکھا تھا۔ اسی رسم جاہلیت کے توڑنے پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی تھی :وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ۔ یعنی جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور اُن کی عدت پوری ہو جائے تو اُنہیں روکے نہ رکھو۔ لہٰذا اس عورت کی عدت تو کب کی پوری ہو چکی تھی اور نکاح حلال ہو چکا تھا کیونکہ اُس نے طلاق دے کر صرف اپنے گھر میں رکھا ہوا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے اس لیے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ بعض کم علم آج کل بھی یہ سوال اٹھاتے ہیں اور حضرت ابو بکرؓ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اس بارے میں صحیح تھے اور حضرت ابو بکرؓ نے نعوذ باللہ انصاف سے کام نہیں لیا اور غلط رنگ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی حمایت کی ہے۔ حالانکہ حضرت ابو بکرؓ نے یہ ساری تفصیلات دیکھیں اور سارا جائزہ لے کر فیصلہ کیا اور اس سارے الزام سے حضرت خالدؓ کو بری فرمایا۔

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ قبیلہ اسد، غطفان اور مالک بن نویرہ وغیرہ سے فارغ ہو کر یمامہ کا رخ کریں۔ آپؓ نے ایک خط حضرت خالدؓ کے نام لکھا کہ تمہیں میری وصیت ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک سے تقویٰ اختیار کرو اور تمہارے ساتھ جو مسلمان ہیں ان کے ساتھ نرمی برتو اور باپ کی طرح پیش آؤ۔ جب بنو حنیفہ سے مقابلہ میں اترو تو بذات خود فوج کی کمان سنبھالو۔ میمنہ پر ایک شخص کو اور میسرہ پر ایک شخص کو اور شہسواروں پر ایک کو مقرر کرو۔ اکابرین صحابہ اور مہاجرین وانصار سے برابر مشورہ لیتے رہو اور ان کے فضل و مقام کو پہچانو۔ جب دشمن صف بستہ ہوں تو ان پر ٹوٹ پڑو۔ ان کے قیدیوں کو تلواروں پر اٹھالو۔ قتل کے ذریعہ ان میں خوف وہراس پیدا کرو۔ ان کو آگ میں جھونکو۔ خبردار میری حکم عدولی نہ کرنا۔

حضرت خالدؓ نے جب خط پڑھا تو مسلمانوں کو اپنے ساتھ تیار کیا اور بنو حنیفہ یعنی مسیلمہ سے قتال کے لیے روانہ ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا کہ جنگ یمامہ کی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گی۔